بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ۔

محترم و مکرم حضرت مرزا مسرور احمد صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میری سمجھ کے مطابق دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔ "سچ" سچ بولنا۔ سچ سننا۔ سچ ماننا۔ سچ ہضم کرنا۔ سچ سہنا۔ سچ بتانا۔ سو آج میں بھی کرنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ سچ لکھوں۔ سچ بولوں۔ سچ سنوں۔ سچ سہوں۔ سچ مانوں اور سچ بتاؤں۔

آپکی تقریر کو سننا بہت اچھی تقریر بھی دل کو چھوتی تھی۔ یہ بھی سچ ہے۔ اور اس میں بہت ساری سچائیوں کا درس تھا یہ بھی ایک سچ ہے دین کو دنیا پہ مقدم کرنے کی تلقین تھی یہ بھی ایک سچ ہے قرآن مجید کے مطابق چلنے کی تلقین تھی یہ بھی سچ ہے کہ میرے اللہ نے جو بھی قرآن مجید میں ہمیں بتایا گیا وہ سب سچ ہے پورا قرآن مجید ایک سچ ہے ایسا سچ جو ہمیشہ رہے گا۔

ہمارا جلسہ سالانہ کینیڈا ایک ایسے ماہ میں رکھا گیا جس میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے کو مع اسکے خاندان کے بڑی بے دردی سے شہید کر دیا گیا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ جبکہ سارے مسلمان اس ماہ محرم کو غم مناتے ہیں ہم نے Peace Village میں چراغاں کیا سارے Village کو روشنیوں سے سجایا جلسہ سالانہ منایا خلیفہ خامس کا شاندار پرجوش استقبال کیا اور اس شاندار استقبال کے نشے میں ہر احمدی سرشار نظر آیا کسی بھی احمدی کو جو (اللہ اور اسکے رسول اور اسکے مسیح کی محبت کے دعویدار ہیں) اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کی شہادتوں کا خیال تک نہ آیا۔ ہر طرف یہ صدا سنائی دیتی رہی خلیفہ خامس کا شاندار استقبال۔ فلاں آدمی نے بڑی مہنگی گاڑی لگوا کے دی زبردست گاڑی۔ زبردست سیکیورٹی زبردست جلوس جس میں خلیفہ خامس تشریف لائے۔ خلیفہ خامس کو لانے کا زبردست انتظام جلسہ کا زبردست انتظام اور یہ شاندار اور زبردست انتظام مجھ جیسی گناہ گار اللہ کی بندی کو زبردست تکلیف دے گیا کیونکہ اس میں دین سے زیادہ دنیا تھی اور یہ بھی ایک سچ ہے۔ لوگ اپنی مہنگی ترین گاڑیاں چیزیں خلفاء کے حضور تحفے میں پیش کرتے ہیں جبکہ ہمیں خطبوں میں گھروں میں بچت کا سبق دیا جاتا ہے لیکن یہاں ----------

ہر کام میں دنیا نظر آتی ہے رہنے میں کھانے میں ہر چیز میں
یہ جیسے کسی ایسے شہر اسے کام آسکتے ہیں جنہوں نے واقعی کے لئے دنیا قربان کی مگر
پھر واقعی نبیؐ کے خلفاء کا راستہ دین کا راستہ سچائی کا راستہ عاجزی کا راستہ یاد آیا
جب حضرت عمرؓ بیت المقدس فتح ہونے کے بعد بیت المقدس تشریف لائے تو غلام اونٹ
پر سوار تھا اور آپ پیدل لگام پکڑ کے چل رہے تھے معمولی سادے کپڑے جا بجا سے [illegible] ہوئے
کئی جگہ سے کندھوں پہ چڑھائی ہوئیں۔ حضرت ابو عبیدہؓ قریب پہنچے یہ جب ملے تو آپ سے کہا کہ
آپ ذرا کپڑے ٹھیک کر کے پہن لیں تو آپ عمرؓ نے برا منایا اور اپنی اسی سادگی کو ترجیح
دی۔ ایسے بے شمار واقعات ہیں جو ہم تقریروں اور خطبوں میں بھی سنتے ہیں (لگتا ہے ان پہ عمل
صرف ہمیں ہی کرنا ہے) اور برعکس یہاں ارد گرد لگے شیطان دنیا کا سبق دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک سچ ہے
لوگ (جماعت کے) کہتے ہیں اب زمانہ بدل گیا ہے حالات بدل گئے ہیں لیکن اسی دور میں ایدھی
جیسا انسان بھی ایک سچ تھا۔ باتیں تو حضور بہت ساری ہیں مگر آخری بات آخری بہت
بڑا سچ جسکو ہر کوئی ماننے سے ہچکچاتا ہے اس وقت کا وہ یہ ہے کہ اس جماعت میں اب اللہ
کو اسکے رسول کو اسلئے مانا جاتا ہے کہ خلیفہ وقت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکے نبیؐ اور اسکے
مسیح سے زیادہ خلیفہ وقت اور اسکے خاندان کی اہمیت ہے یہ بھی ایک سچ ہے۔ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ میری جماعت نظام میں نہ بدل جائے۔ حیدر صاحب کے پاس
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کافی سارے خطوط ہیں۔ اور واقعی یہ جماعت ایک نظام میں
بدل چکی ہے۔ یہ بھی ایک سچ ہے۔ ہر کوئی ڈرتا کہ نظام سے نکال نہ دیا جائے مقاطعہ نہ ہو
جائے۔ انصاف تو ختم ہی ہو گیا ہے یہ بھی ایک سچ ہے ورنہ سویڈن کے صدر صاحب کو
ضرور نکالا جاتا بلکہ اُن کا مقاطعہ ضرور کیا جاتا جنہوں نے مجھے جونئی سے کہا تھا اگر
" نعوذ باللہ آسمان سے اگر خدا بھی آ کر کے کہے کہ یہ خلافت جھوٹی ہے تو میں کہونگا اے خدا
تو جھوٹا ہو سکتا ہے خلافت نہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ Peace village کینیڈا
کا ایک سابق صدر جس نے خود بچیوں (جو کہ پندرہ برس کے اندر ہیں) کا ریپ کیا رشتے
میں وہ بچیاں اُن کی کسی طرح بھانجیاں ہیں سگی یا رشتے میں تو ان کو نہ نظام سے نکالا گیا اور
نہ ہی اُن کا مقاطعہ کیا گیا جبکہ سنت رسول ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا آج اگر خدا کی قسم فاطمہ بھی
ہوتیں تو میں اُن کا ہاتھ بھی کٹوانے سے دریغ نہ کرتا۔ خلیفہ رابع کا داماد اُس نے ایک
گوری عورت کے ساتھ جو کچھ کیا آپ ہم سے بہتر جانتے ہیں اسکی لاکھوں پونڈ کی رقم (۵-۴ لاکھ) دے
کر معاملہ رفع دفع کر دیا گیا نہ جماعت نظام سے نکالا گیا نہ ہی مقاطعہ کیا گیا اور ایک غریب
انسان کا جو کہ اپنے آپکو ہر جگہ سے کاٹ کے اپنے بچوں کی ضروریات تک کو کاٹ کے چندہ
دیتا ہے جماعت کا عہدیدار رہتا ہے ایک غلطی اسکو ساری جماعت میں بدنامی سہہ کے بھگتنی
پڑتی ہے ساری جماعت احمدیہ میں اعلانات ہوتے ہیں یہ بھی ایک سچ ہے مہدی صاحب
کے گھر سات ہزار ڈالر کا ڈنر ہو سکتے اور کتنا گمار آنکھوں نے جی دیکھا ہے یہ تو صرف ایک چیز ہے

باقی .... یہ بھی ایک سچ ہے۔ جو حضور کو بلکہ جو حضور کے حضور 100 ڈالر
دے گا وہ دعاؤں میں سرفہرست ہے جو 50 ڈالر دے گا وہ دوسرے نمبر پہ دعا کا حقدار ہے۔
اور جو غریب کچھ نہ دے سکے وہ بیچارہ کیا کرے۔ یعنی اب دعا کا بھی سودا ہو گیا کسی
کو ضرورت نہیں کہ دعا کی طلب میں ماں باپ کی خدمت کرے دعا کے ہی لالچ میں کوئی
نیکی کرے کہ شاید مجھے دل کی دعا قبول ہو جائے شاید اللہ تعالیٰ اس عمل کو ہی
قبولیت دعا کا نشان بنا دے اب دعا 100 ڈالر 50 ڈالر کے عوض کروائی جا سکتی ہے
کسی اچھے عمل نیکی کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ یہ بھی ایک سچ ہے۔
عذر رضا جماعت کا تیار کردہ ایک مربی ہے کینیڈا کا حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگ
میری تحریروں کو چوہے کی طرح کتریں گے نے ایک عام انسان کی بات کو بھی کتر ڈالا
یہ خط جو انہوں نے انٹرنیٹ پہ ڈالا ہے میرے بارے میں ان کا ایک عظیم الشان کارنامہ
ہے میری نظر میں تو یہ عظیم الشان کارنامہ ہی ہے آپ بجائے اسکو کیسے لیتے ہیں۔ یہ خط
پڑھیں اس میں میرے لباس اور میرے اوپر جو تنقید کی گئی ہے اس حساب سے تو شلوار
قمیص ایک بڑا ہی واہیات لباس ہے پھر تو یہ کسی کو بھی نہیں پہننا چاہیے ابھی آپ نے
جلسہ میں ایک بہت پیاری بات کہی کہ مرد کو بھی حکم ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کا پردہ رکھیں
اور ان مربی صاحب عذر رضا کینیڈا نے تو وہ کچھ دیکھ لیا جو میں نے کیا بھی نہیں خیر
اس کا ادھار ہے اور وہ ادھار میں نے اللہ تعالیٰ پہ چھوڑ دیا ہے وہ انشاء اللہ ان کو بہت
بہتر جواب دے گا لیکن سب سے افسوس والی بات یہ ہے کہ اس خط میں ایک بات میں
نے ان کو خلیفہ ثانی کے بارے میں قسم کھا کے بتائی تھی وہ بات وہ خط لکھتے ہوئے کتر گئے
اگر وہ بات بھی وہ لکھ دیتے تو مجھے اتنا افسوس نہ ہوتا اور وہ بات کیا تھی کیا ہے آپ (عذر رضا)
اس مربی سے ضرور پوچھیں۔ یہ بھی ایک سچ ہے لوگ قرآن مجید میں لعنت صرف اور
صرف جھوٹوں پہ بھیجی گئی ہے اور یہ سارے لوگ جماعت کی خوشنودی کے لئے جھوٹ بولنے سے
بھی دریغ نہیں کرتے یہ بھی ایک بہت بڑا سچ ہے اور ان سارے سچ کو مان لینا بھی
ایک سچ ہے اور یہ سارے سچ جو کہ بہت ہی کڑوے ہیں اتنے ہی مشکل ہے سننے ماننے
میں حقیقت کہ میرے لئے بولنے میں حق ہے جو کہ آج میں نے صرف اپنے خدا اسکے رسول اور اسکے
مسیح کی خاطر بولنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کرے اور ہماری رہنمائی کرے اور
ہمیں اپنی غلطیوں کو اچھی طرح سے ماننے اور ٹھیک کرنیکی توفیق دے کہ زندگی کی انتہا ہے موت
یہ زندگی تو عارضی ہے اور مختصر۔ آخر میں ان اشعار سمیت آپ سے اجازت چاہتی ہوں

زندگی سے موت تک۔
زندگی موت کی امانت ہے۔
روز مرنا بھی خیانت ہے۔
موت تو زندگی کی ہے منزل
زندگی موت کی علامت ہے۔

حشر میں جو ہو سو ہو جائے گا
دہر ہی زندگی قیامت ہے

اک نہ اک دن پیش ہوگا خدا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے